

باب 1 : اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام

نظریہ سے مراد

کسی قوم کا تصور حیات - انسانی جدوجہد کا مقصد یا نصب العین -  
قوم کی فکری ' عملی ' سیاسی اور معاشرتی بنیادیں۔

نظریہ پاکستان

دنیا کی پہلی نظریاتی اور سیاسی تحریک - پہلی نظریاتی مملکت -  
دین اسلام کے بنیادی اصولوں پر مبنی نظریہ پاکستان -  
اسلامی نظریہ ' مسلمانوں کے تمام شعبہ ہائے زندگی کا بنیادی اصول -  
ہندو اکثریت کی موجودگی میں جداگانہ تشخص کا اصول نا ممکن -  
اسلامی ریاست کا قیام ہی مسلمانوں کا نصب العین -  
نظریہ اسلام ' دو قومی نظریہ اور نظریہ پاکستان ایک ہی حقیقت کے تین مختلف نام۔

قائد اعظم اور نظریہ پاکستان

اسلام اور پاکستان کا باہمی رشتہ - اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات - مسلمان اور تصور قومیت۔  
پاکستان کے مطالبے کا محرک - ہر صغیر کا مخصوص تاریخی پس منظر۔

فرامین قائد:

نظریہ پاکستان کی وضاحت: " پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب پہلا ہندو مسلمان  
ہوا تھا "   
مارچ 1944ء میں خطاب: "ہمارا رہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ  
ہے"   
مارچ 1948ء میں خطاب: "میں چاہتا ہوں کہ آپ سندھی ' بلوچی ' پنجابی ' پٹھان اور بنگالی بن  
کر بات نہ کریں۔  
یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے کی ہم پنجابی ' سندھی یا پٹھان قوم  
ہیں ' ہم تو بس مسلمان ہیں "   
علی گڑھ میں خطاب: "پاکستان کے مطالبے کا محرک ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ  
انگریزوں کی چال"

یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔"

### علامہ اقبال اور نظریہ پاکستان

قومیت کا مغربی تصور - قومیت کا اسلامی تصور -  
برصغیر کے شمال مغرب میں علیحدہ مسلم ریاست کے قیام کا تصور

علامہ اقبال کا ابتدائی نظریہ قومیت : سارے جہاں سے اچھا بندوستان ہمارا  
علامہ اقبال کا اسلامی تصور قومیت : مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

### نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی

#### (1). عقائد و عبادات:

عقائد: توحید - رسالت - یوم آخرت  
فرشتوں پر ایمان - الہامی کتابوں پر ایمان  
عبادات: نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج

#### (2). جمہوری اقدار کا فروغ

مساوات - برابری - جواب دہی

#### (3). معاشرتی انصاف اور مساوات

امن " اخوت اور بھائی چارہ - عدل و انصاف اور معاشرتی بہبود - یکساں عدالتی نظام  
قانون کی عمل برداری - عوام کو انصاف کی فراہمی - اسلام میں عورت کا مقام  
دولت کی منصفانہ تقسیم - مثالی اسلامی ریاست کا قیام

#### (4). شہریوں کے حقوق و فرائض

حقوق و فرائض کا باہمی توازن - شہریوں کے بنیادی حقوق -  
جان مال اور عزت کی حفاظت - اسلام کی جانب سے عطا کردہ انسانی حقوق  
اقلیتوں کا تحفظ - مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق

#### (5). اخوت اور بھائی چارہ

امن کا داعی مذہب - اسلامی بھائی چارہ - امداد باہمی - اعلیٰ اور ارفع جذبہ

## پاکستان مسلمانان برصغیر کی جدوجہد کا نتیجہ

برصغیر میں صدیوں پر مشتمل مسلمانوں کا دور حکومت - برصغیر کا سنہری دور -  
سونے کی چڑیا

برصغیر کے کے مسلم فرمانروا خاندان (خاندان تغلق ' خاندان خلجی' خاندان غلاماں' خاندان مغلیہ)۔

انگریزوں کی بحیثیت تاجر آمد - برصغیر کے عوام کے باہمی اختلافات -  
محلاتی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے انگریزوں کا بھرپور فائدہ اٹھانا - انگریزی اقتدار کی ابتدا -

حریت پسند رہنماؤں (ٹیپو سلطان اور نواب سراج الدولہ) کی مساعی چند غداروں کی وجہ سے ناکام -

انگریز پورے برصغیر پر قابض - برصغیر کے عوام کے باہمی اختلافات کے باعث جنگ آزادی میں ناکامی -

انگریز حکومت اور ہندو اکثریت کا گٹھ جوڑ - مسلمانوں کے لیے ذلت اور رسوائی کا دور -

مسلم رہنماؤں کی طرف سے نشاط ثانیہ کی کوششیں - تحریک علی گڑھ کا اہم اور بنیادی کردار -

علامہ محمد اقبال کا علیحدہ مسلم ریاست کے قیام کا تصور -

مخصوص معروضی حالات میں میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام -

مسلمانوں کا دھری غلامی سے نجات کے لئے عملی کوششوں کا آغاز -

ہندو رہنماؤں کی مغربی جمہوریت کی آڑ میں حصول اقتدار کی کوششیں -

انگریز ہندو اتحاد سے سے مسلمانوں کو ہندوؤں کی مستقل غلامی کا خطرہ -

قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں مسلمانوں کا ایک جھنڈے تلے جمع ہونا -

بے مثال قربانیوں کے بعد آزاد اسلامی ریاست کا قیام -

تحریک آزادی میں تمام خطوں کے کے مسلم رہنماؤں کا کا عظیم کردار -

قول و فعل سے قوم کی فکری اور عملی رہنمائی -

**تحریک میں میں صوبوں کا کردار**

**صوبہ سرحد** سے (موجودہ خیبرپختونخواہ) سے سردار اورنگ زیب خان ' پیر مانکی شریف اور صاحبزادہ راجہ عبدالقیوم خان کا نمایاں کردار

**صوبہ بلوچستان** سے قاضی محمد عیسیٰ ' نواب محمد خان جوگیزی اور میر سہراب خان شہید کی قابل ذکر خدمات

**صوبہ سندھ** سے پیر صبغت اللہ شاہ ' سر عبداللہ ہارون اور آغا حسن عابدی کی شاندار خدمات

**صوبہ پنجاب** سے چوہدری رحمت علی (پاکستان کے نام کے خالق) اور مولانا ظفر علی خان (اخبار زمیندار)

**صوبہ بنگال** سے شیر بنگال مولوی فضل الحق (خالق قرارداد پاکستان)

برصغیر پاک و ہند کے کے مسلم اکابرین کی قیادت اور عوام کی عظیم قربانیوں کے نتیجے میں دنیا کی پہلی نظریاتی مملکت پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ ( الحمدللہ )

**سرسید اور تحریک علی گڑھ**

مسلمانوں اور ہندوؤں کا مل کر انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑنا -  
جنگ میں ناکامی کے بعد ہندو انگیز گٹھ جوڑ - صرف مسلمانوں پر عتاب -  
انگریز مصنفین ( ولیم ہنٹر ' لارڈ رابرٹ اور باسور تھ سمتھ ) کا برملا اظہار۔

بقول سر سید: " کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے

کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو۔ "

سر سید کی شکل میں عظیم مصلح کا ظہور۔  
ملت اسلامیہ کو تباہی سے بچانے کے لیے تحریک علی گڑھ کا آغاز۔  
رفقاء کی مدد سے ہمہ گیر اور کامیاب تحریک۔  
علی گڑھ مسلمانان برصغیر کا پہلا تعلیمی اور سیاسی مرکز۔  
محکمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ایک اجلاس میں ہی مسلم لیگ کا قیام۔  
علی گڑھ سے تعلیم یافتہ طبقہ ہی مسلم لیگی قیادت۔  
تحریک پاکستان کی سرسید سے ابتدا

#### سر سید کی خدمات

#### سر سید کی تعلیمی خدمات

تعلیم کے ذریعے ہی ترقی کا حصول ممکن۔ قوم کو جدید تعلیم کے حصول کا مشورہ۔  
ہندوؤں کا مقابلہ کرنے کے لیے حصول تعلیم ناگزیر۔ 1859ء میں مراد آباد اور 1862ء میں  
غازی پور میں مدارس کا قیام۔  
1975ء میں علی گڑھ میں ایم۔ اے۔ او۔ ہائی سکول کی بنیاد۔ 1920ء میں سکول کی کالج  
اور یونیورسٹی سطح تک ترقی۔  
1863ء میں غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کا قیام۔ مغربی ادب اور سائنس کے تراجم۔  
1886ء میں محکمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد۔ کانفرنس کے زیر اثر پورے ملک میں  
تعلیمی اداروں کا قیام۔  
لاہور میں اسلامیہ کالج، کراچی میں سندھ مسلم مدرسہ، پشاور میں اسلامیہ کالج اور کانپور میں  
حلیم کالج کی بنیاد۔  
محکمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی مسلمانوں کے سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق کے تحفظ کے  
لئے شاندار خدمات۔

#### ادبی خدمات

سر سید اردو کے عمدہ انشا پرداز۔ اردو کے عناصر خمسہ میں شامل۔  
ادیبوں اور شاعروں پر گہرے اثرات۔ ادب میں سچائی اور مقصدیت پسندی کو فروغ دینے کا سبب

## معاشرتی اور معاشی خدمات

- مسلمانوں کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے لیے متعدد کامیاب اقدامات -
- مسلمانوں اور انگریزوں میں تعلقات بہتر بنانے کی کوششوں کے مثبت اثرات -

## سیاسی خدمات

- مسلمانوں کو عملی سیاست سے دور رہنے اور تعلیم پر توجہ دینے کا مشورہ -
- ہندو مسلم تعاون کے لیے لیے عملی کوشش - تعلیمی اداروں میں ہندو طلبہ کو داخلے -
- اردو ہندی تنازع سے سوچ میں تبدیلی - دو قومی نظریے کی بنیاد پر سیاسی مسائل کے حل کی تلاش -
- دوقومی نظریہ کی اصطلاح کے خالق - مسلمانوں کی جداگانہ قومیت کو عقلی دلائل سے ثابت کرنا -
- سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی کی نمائندگی کے لیے کامیاب مسائی -
- سر سید کی کی عمومی دور اندیشانہ سیاست -
- مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت سے سے باز رہنے کا دور اندیشانہ مشورہ -
- مسلمانان برصغیر کے عظیم محسن راہنما -

بابائے اردو مولوی عبد الحق کا سر سید کو خراج تحسین:

" پاکستان کی بنیاد میں پہلی اینٹ اسی مرد پیر نے رکھی تھی "

## مسلم لیگ کے قیام کے اسباب

**30 دسمبر 1906** کو ڈھاکہ میں محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام -

نواب وقار الملک کی زیر صدارت اس تاریخی اجلاس میں پورے برصغیر سے مسلم اکابرین کی شرکت -

سر آغا خان مسلم لیگ کے پہلے منتخب صدر۔

ملک کے مخصوص معروضی حالات میں مسلمانوں کے لئے الگ سیاسی جماعت کا قیام ناگزیر تھا

### (1)۔ انڈین نیشنل کانگریس کا ہندوؤں کی جماعت بننا

کانگریس کا خالصتاً ہندوؤں کی جماعت بن جانا - کانگریس پر انتہا پسند ہندوؤں کا غلبہ - مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے لیے علیحدہ سیاسی جماعت کا قیام' تقاضائے وقت

### (2)۔ فرقہ واریت

شدت پسند ہندو تنظیموں ( ہندو مہا سبھا ' شدھی ' سنگھٹن ' آریہ سماج وغیرہ) سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے الگ سیاسی جماعت کی ضرورت

### (3)۔ تقسیم بنگال کی مخالفت

1905ء میں بنگال کی تقسیم کے نتیجے میں وجود نئے مسلم اکثریتی صوبے مشرقی بنگال کا قیام -

نئے مسلم صوبے کے قیام کے خلاف صرف ہندوؤں کی شدید سیاسی تحریک - کانگریس کا صرف ہندوؤں کے مفادات کی نگہبانی کرنا - مسلمانوں کی مفادات کے تحفظ کے لئے لیے الگ جماعت کا قیام ضروری

### (4)۔ اردو ہندی تنازعہ

ہندوؤں کی ہندی رسم الخط (دیوناگری) کو اردو کی جگہ ملک بھر میں رائج کرنے کے لیے تحریک -

کانگریس کا انگریزوں کو ہندی کے نفاذ کے لئے قائل کرنا - مسلمانوں کے لئے اپنی زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لیے الگ سیاسی جماعت کا قیام ضروری۔

### (5)۔ سیاسی اصطلاحات کا اعلان

حکومتی برطانیہ کی جانب سے برصغیر میں متوقع سیاسی اصطلاحات میں

مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے سیاسی جماعت کی ضرورت -

## (6)۔ شملہ وفد کی کامیابی

01 اکتوبر 1906ء میں سر آغا خان کی قیادت میں مسلم وفد کی وائسرائے سے ملاقات -  
وفد کی کامیابی سے جداگانہ مسلم جماعت کی ضرورت کا شدید احساس -

---

## مسلم لیگ کے مقاصد

مسلم لیگ کے قیام کے تین بنیادی مقاصد:

- (1)۔ انگریز حکومت اور مسلمانوں کے درمیان بہتر تعلقات استوار کرنا -  
اور مسلمانوں میں وفاداری کے جذبات پیدا کرنا -

- (2)۔ برصغیر کی دیگر اقوام اور سیاسی جماعتوں سے اجتماعی بھلائی کے لئے رابطے قائم کرنا -

- (3)۔ مسلم قوم کے حقوق کا تحفظ کرنا اور اس مقصد کے لیے حکومت اور دیگر حلقوں کے ساتھ ساتھ مل کر کام کرنا -

"مسلم لیگ کا قیام مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے کیا گیا تھا  
مگر بعد ازاں 1940ء میں جداگانہ مسلم ریاست کا قیام مسلم لیگ کا بنیادی مقصد قرار پایا  
اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔"

---

## مطالبہ پاکستان کے محرکات

- (1)۔ فرقہ وارانہ فسادات



شدت پسند ہندو انتہا پسند تنظیموں (ہندو میا سبھا ' آریہ سماج ' شدھی ' سنگٹھن وغیرہ) کی طرف سے

اعلانیہ اور خفیہ طور پر مسلمانوں کا قتل عام - رام راج کے قیام کی عملی کوششیں - ہندی رسم الخط (دیوناگری) بزور طاقت نافذ کرنے کی پر تشدد کوششیں -

## (2). معاشرتی حالات

ہندوؤں کی اکثریت اور ذات پات کے کے نظام کی وجہ سے عدم مساوات پر مبنی غیر منصفانہ نظام پر مشتمل معاشرہ -

انگریزی تسلط سے نجات کے بعد جمہوریت کے نام پر ہندوؤں کی ابدی سیاسی ' معاشی اور معاشرتی غلامی کا اندیشہ

## (3). مسلم زبان اور ثقافت کا تحفظ

انگریز حکومت اور ہندو اکثریت کی جانب سے مسلم ثقافت اور زبان کو لاحق شدید خطرات سے تحفظ

## (4). دو قومی نظریہ کا تحفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات - اسلام کا اپنا مخصوص جداگانہ سیاسی ' معاشی اور معاشرتی نظام -

مسلمانوں کے جداگانہ تحفظ کی حفاظت کے لیے مسلم ریاست کا قیام ضروری - اسلام کے مکمل عملی نفاذ کے لئے جداگانہ اسلامی ریاست کا قیام وقت کا اہم تقاضہ

## (5). کانگریسی وزارتیں

1937ء سے 1939ء تک برصغیر میں کانگریسی وزارتوں کے قیام سے ہندوؤں کا گھناؤنا چہرہ بے نقاب -

مسلمانوں کے تحفظ کے لئے آزاد اور خود مختار اسلامی ریاست کا قیام کی ضرورت کا شدید احساس

## (6). اسلامی نظام کا قیام

اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے اور اسلامی طرز حیات کا عملی مجسمہ

دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اسلامی ریاست کا قیام اہم ترین تقاضا وقت -

### ( )۔ تقسیم بنگال

1905ء میں تقسیم بنگال کے خلاف کانگریس کی پھر پور تحریک سے مسلمانوں میں احساس عدم تحفظ -

اس احساس کے ازالے کے لئے الگ سیاسی جماعت کے قیام کی ضرورت -

### قرارداد پاکستان کا پس منظر

لاہور میں 23 مارچ 1940ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی سالانہ اجلاس کا انعقاد -  
برصغیر سے بڑی تعداد میں عوام کی شرکت - تمام صوبے اور علاقوں سے بھرپور نمائندگی -  
بنگالی رہنما مولوی فضل الحق کا قرار داد لاہور ( بعد ازاں قرار داد پاکستان ) پاکستان پیش کرنا -  
مسلمانوں کے لئے اپنی حتمی منزل کا واضح تعین کیا جانا -

### قرارداد پاکستان کا پس منظر

مسلم حقوق کے تحفظ کے لیے غور و فکر کے بعد مسلم لیگ کا قیام پاکستان کا مطالبہ پیش کرنا -  
قبل ازیں مسلم لیگ محض مسلمانوں کے لئے تحفظات اور مراعات کی خواہاں -  
قرار داد لاہور سے قبل مختلف مسلم زعماء کی جانب سے جداگانہ مسلم مملکت کے قیام کی تجاویز پیش کیا جانا

مسلم راہنماؤں میں سید جمال الدین افغانی ' عبدالعلیم شرر ' مولانا محمد علی جوہر ' خیری برادران ' ہندو راہنماؤں میں لالہ جیت رائے جبکہ انگریز راہنماؤں میں بلنٹ ' جسٹس برائیٹ اور روس کے مارشل سٹالن کا جداگانہ مسلم ریاست کے قیام کا حامی ہونا۔

### تقسیم ہند کے مطالبہ کا بتدریج پروان چڑھنا

**(1)**۔ علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ الہ آباد میں اپنے صدارتی خطبے میں شمال مغربی ہند میں جداگانہ مسلم مملکت کو مسلمانوں کا مستقبل قرار دیا۔

**(2)**۔ چوہدری رحمت علی نے 1933ء میں زمانہ طالب علمی کے دوران اپنے مشہور پمفلٹ "اب نہیں" تو پھر کبھی نہیں" میں ایک سے زائد آزاد مملکتوں کے قیام کی تجویز پیش کی۔

**(3)**۔ سندھ مسلم لیگ نے 1938ء میں اپنے سالانہ اجلاس میں تقسیم ہند کے حق میں قرارداد منظور کی۔

**(4)**۔ قائد اعظم کے ایک انٹرویو کے مطابق وہ 1930ء میں ہی علیحدہ مملکت کے قیام کا فیصلہ کر چکے تھے جس کے باضابطہ اعلان کے لئے 1940ء تک قوم کو ذہنی طور پر تیار کیا گیا۔

### قائد اعظم کا خطبہ صدارت 1940

قائد اعظم نے مسلم لیگ کے 1940ء کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں مسلمانوں کے لئے جدوجہد کی سمت کا حتمی تعین کر دیا۔

### قائد اعظم کی صدارتی خطبے کے اہم نکات

- مسلمانوں اپنے جداگانہ سماجی، ثقافتی اور مذہبی نظام کی بدولت ایک علیحدہ قوم۔
- برصغیر پاک و ہند کے بین الاقوامی مسائل کا واحد حل 'جداگانہ ریاستوں کا قیام'۔
- متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ناممکن۔
- بین الاقوامی مثالوں (آئر لینڈ اور چیکو سلواکیہ) سے تقسیم ہند کو مسائل کا منطقی حل قرار دینا۔

## قرارداد لاہور کے بنیادی نکات

- (1)۔ باہم متصل اکائیوں کی نئی حد بندی کے ذریعے شمال مغرب اور مشرق میں مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسلم مملکتوں کا قیام -
- (2)۔ برصغیر کی سیاسی تقسیم کے علاوہ ہر حل ناقابل قبول -
- (3)۔ بعد از تقسیم ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلم اقلیت کا تحفظ -

## قرارداد پاکستان پر رد عمل

- (1)۔ قرارداد لاہور کی منظوری پر ہندو رہنماؤں اور پریس کی طرف سے شدید رد عمل -  
گاندھی کا قرار داد کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول قبول قرار دے کر یکسر مسترد کرنا -  
ہندو پریس کا طنزاً قرار داد لاہور کو قرارداد پاکستان قرار دینا -
- (2)۔ مسلم مذہبی رہنماؤں (مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا ظفر علی خان) کی طرف سے قرارداد کی بھرپور حمایت -  
کانگریس نواز مسلم رہنماؤں (مولانا ابوالکلام آزاد اور بعض مذہبی جماعتوں) کی جانب سے قرارداد کی مخالفت -
- (3)۔ برطانوی پریس کی جانب سے قرار داد کو زیادہ اہمیت نہ دیا جانا -

انگریز حکومت اور ہندو اکثریت کی خواہش اور سوچ کے برعکس  
قرارداد کو کامیاب بنانے کے لیے مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں کے نتیجے میں  
مملکت خداداد پاکستان کا قیام قیام عمل میں آیا (الحمد للہ)

----- پاکستان زندہ باد -----

-----